اس عادت کو اس طرح اپنایا جیسے ترکہ ہو ...اپنے رب پر بھروسہ کرنا تو کوئی ان سے سیکھے اور ہاں الحمدللہ ہم دوستوں نے سیکھا بھی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ جب آسمان پر رب ہے ...ہمیں فکر کس کا ہے؟ صرف اسی ایک ذات پر بھروسہ کرو کہ اس کے بغیر کہیں کوئی رسائی نہیں ہو سکتی۔

مدنی صاحبؒ کو کسی بھی جگہ، کسی بھی فرد سے مرعوب ہوتا نہیں آیا... وہ بادشاہوں سے سکندرانہ جلال کے ساتھ ملتے اور علماء میں اٹھتے بیٹھتے تو تواضع و انکساری غالب رہتی ...یہ بات بلا تردید کہی جا سکتی ہے کہ پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا عالم دین ہو گا کہ جس کو مدنی صاحبؒ سے زیادہ عرب دنیا میں پذیرائی حاصل ہو۔ وہ حکمرانوں کے شکوہ سے ناآشنا اور ان کے دبدبے سے ناواقف، وہ کسی جلالۃ الملک کو بھی خادم حرمین شریفین سمجھ کر ملتے ___ انہیں خوشامد کا ڈھنگ تھا نہ قربت کے حصول کے آداب سے شناسائی ...وہ ایک ٹوٹے بریف کیس کے ساتھ بیرون ملک جاتے اور اسی کے ساتھ لوٹتے ...نہ خریداری کا شوق نہ دنیاوی لوازمات کی ضرورت ... ورنہ ... وہ چاہتے تو ڈھیروں تحائف کے ساتھ آیا کرتے ___ ایک لگن کو ان میں خون کی طرح دوڑتے ہوئے پایا اور وہ تھی جامعہ علوم اثریہ کی فکر .... بیماری کی کلفتوں میں سفر کرتے، ناسازئ طبیعت کے باوجود انہیں جانا ہی ہوتا اور وہ روکتے روکتے بھی چلے جاتے ...اور ایسا تو انہوں نے آخرت کے سفر میں بھی کر دکھایا... حتی کہ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے... ان کی زندگی کا سب سے بڑا فکر ''جامعہ'' ہی تھا۔ آج رہتے بستے گھروں میں چند بچے نہیں پلتے۔ لیکن ادھر یہ سماں ہے کہ یہاں بے گھر کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بچوں کو گھر کی سی آسائشیں مہیا کی جا رہی ہیں۔ ان کی زندگی بھر یہ خواہش ہی رہی کہ کسی طرح کوئی ایسا کام شروع ہو جائے کہ جہاں سے جامعہ کو سالانہ آمدن آتی رہے اور یوں یہ سارا پراجیکٹ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ مساجد بنانے کی توفیق اللہ رب العزت نے انہیں اس قدر فراوانی سے بخشی کہ جدھر دیکھتے وہاں مسجد کی بنیاد ڈال دیتے اور یوں چند برسوں کے اندر وہاں وہاں مساجد بنا ڈالیں جہاں برسوں تک ایسا خیال خواب ہی بنا رہتا۔

ایک ٹوٹی پھوٹی گاڑی جس میں وہ برسوں سے اور پھر بڑی خستہ حالی سے سفر کیا کرتے تھے کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ میں نے اچھی گاڑی کیا کرنی ہے؟ بس یہی کافی ہے۔

بیماری کے آخری ایام میں جب گورنر پنجاب جناب خالد مقبول جامعہ علوم اثریہ کے دورے پر جہلم تشریف لائے تو انہیں بتایا گیا کہ رئیس الجامعہ صاحبِ فراش ہیں۔ انہوں نے تیمارداری کی۔ گورنر نے اس